© rasailojaraid.com

مولانا فاروق الرحمٰن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

ترجمة القران

عظیم احسان

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین (آل عمران)

انسان کی راہنمائی کیلئے اللہ تعالیٰ نے آسمان سے کتب اور صحیفے نازل فرمائے انبیاء اور رسول بھیجے تاکہ بھٹکی ہوئی انسانیت راہ راست پر آ جائے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام کے متعلق یہی فرمایا کہ ہم نے فلاں قوم کی طرف ان کے بھائی فلاں کو نبی بنا کر بھیجا لیکن جب امام کائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کیا تو ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو نبوت دیکر مومنوں پر احسان فرمایا ہے وہ اس لئے کہ آپ کی آمد کے بعد ایسا انقلاب برپا ہوا جو اپنی مثال آپ تھا۔ چور اور رہزن محافظ اور راہنما بن گئے۔ باہم برسرپیکار رہنے والے آپس میں دلی دوست بن گئے۔ یہ اس تعلیم کا اثر تھا جو رسول اللہ نے دی تھی جس کا تذکرہ اس آیت کریمہ میں کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ انہیں قرآن سناتے ہیں جسے سن کر ان کی کایا پلٹ جاتی ہے حتیٰ کہ آپ کے مخالفین ابوجہل جیسے سردار بھی راتوں کو چھپ کر آپ سے قرآن سنا کرتے تھے۔ قرآن سنانے کے ساتھ ساتھ آپ ان کو ہر قسم کی پالیدی سے پاک کرتے تھے۔ کفر، شرک بدعت وگمراہی سے ان کو پاک فرماتے اور ساتھ ہی انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے۔ تعلیم ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے جہالت دور ہوتی ہے دل میں خلوص پیدا ہوتا ہے لہٰذا ہر دور میں تعلیم کو عام کرنا چاہیے ایسی تعلیم جو قرآن وحدیث کے احکامات وارشادات پر مبنی ہو کیونکہ جو تعلیم کتاب وسنت (قران وحدیث) کے علاوہ ہے وہ نفع بخش نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ کتاب وسنت کی تعلیم سے دل ودماغ کو جلا ملتی ہے جیسا کہ ارشاد رب العرش ہے

واذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا

زندگی کے تمام معاملات میں کتاب وسنت سے راہنمائی ملتی ہے ہر طبقہ زندگی کے لوگوں کیلئے اس میں راہنمائی موجود ہے۔ حضور ﷺ کی بعثت سے قبل مکہ والے واضح گمراہی میں پھنسے ہوئے تھے۔ معمولی معمولی باتوں پر جھگڑنا ان کا شیوہ تھا اور بعض

(بقیہ صفحہ 38 پر)

ترجمة الحدیث

شکر کیسے ادا کیا جائے؟

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیقوم او یصلی حتی ترم قدماہ او ساقاہ فیقال لہ فیقول افلا اکون عبداشکورا (بخاری ۱/۱۵۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنا لمبا قیام کیا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک سوج جاتے آپ سے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو اللہ تعالیٰ نے مومنین کیلئے اسوہ حسنہ قرار دیا ہے۔ بحیثیت مسلمان ہم غور کریں کہ کیا ہماری زندگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک نمونے پر بسر ہو رہی ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکرادا کرنے کا انداز وطریقہ بتایا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے کسی احسان ونعمت پر اس سبوح قدوس مالک کا شکر بجالانا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیجئے نہ کہ خوشی کہ موقعہ پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا ارتکاب کریں۔ قرآن مجید میں بھی یہی تعلیم دی گئی ہے سورۃ النصر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد وفتح آئے گی تو آپ دیکھیں گے کہ لوگ فوج درفوج اللہ تعالیٰ کے دین میں داخل ہوں گے۔ تو (اس وقت آپ) اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے اور اس سے استغفار کیجئے۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

ان آیات میں بھی واضح طور پر شکریہ ادا کرنے کا طریقہ تسبیح وتحمید کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہی بتایا گیا ہے۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے موقعہ پر جس عجز وانکساری کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور بیت اللہ میں نماز ادا کی اس سے بھی شکر کرنے کی راہیں متعین ہوتی ہیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی اپنی دعا میں یہی فرمایا تھا کہ رب اور اوزعنی ان اشکر نعمتك التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضاہ وادخلنی برحمتك فی عبادك الصالحین کہ اللہ پاک تو مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری نعمتوں پہ تیرا شکریہ ادا کروں (اس کی صورت یہ ہو کہ) تو

(بقیہ صفحہ نمبر 38)

© rasailojaraid.com